REGD. No. L 5254 411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ؛ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل لاہور

یوم شنبہ (ہفتہ) فی پرچہ ۱؍

جلد ۳ | ۷ ہجرت ۱۳۲۸ھ ش | ۷ مئی ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۰۴

جناب مسعود احمد شاہ صاحب ۱۶۹۶۰
معرفت سول ویٹرنری ہسپتال
چک نمبر ۲۳۳ S.B. کوٹ مومنہ
براستہ چنیوٹ ضلع جھنگ

اخبار احمدیہ

لاہور ۶ ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ اور آنکھوں میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ عام حالت بدستور ہے بعض تیز ہے۔ بخار خفیف سے کچھ دو پہر ہوتا ہے۔ دل کی حالت ایک جگہ پر ٹھہری ہوئی ہے۔ دعاؤں کی ابھی اشد ضرورت ہے۔

قبائلی پٹھان پاکستان کی حفاظت میں سر دھڑ کی بازی لگانے کیلئے ہر وقت تیار ہیں

توڑی خیل اور محسود قبائل کے مشترکہ جرگہ کا اعلان

پشاور ۵ مئی۔ قبائلی علاقے کی بہتری اور خوشحالی کے لئے حکومت پاکستان نے جو مختلف سکیمیں بنائی ہیں توڑی خیل اور محسود قبائل کے ایک مشترکہ جرگہ نے ان سکیموں پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے حکومت پاکستان کا شکریہ ادا کیا ہے چنانچہ قبائلی سرداروں کے اس عظیم الشان جرگہ نے ایک متفقہ قرارداد کے ذریعہ اعلان کیا ہے کہ پاکستان کا ملک ہمارا اپنا ملک ہے۔ اور پاکستان کی ترقی اور خوشحالی ہماری اپنی خوشحالی کا دارومدار ہے۔ بعض ناعاقبت اندیش حلقوں کی طرف سے پاکستان کے خلاف جو مذموم قسم کا پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے اس پر غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے قرارداد میں اس عزم کا پھر اظہار کیا گیا ہے کہ اگر وقت آنے پر ضرورت پڑی تو قبائلی پاکستان کی حفاظت کیلئے سر دھڑ کی بازی لگا دیں گے۔

پینل کی ڈونیاں یکم جولائی سے قانونی سکہ نہیں رہینگی

کراچی ۵ مئی۔ حکومت پاکستان کے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ سابق حکومت ہند کی جاری کردہ پینل کی دونیاں یکم جولائی سے پاکستان میں قانونی سکہ نہیں رہیں گی۔ لیکن بعد میں بھی سٹیٹ بنک آف پاکستان کی شاخیں اور سرکاری خزانے ۳۰ جون ۱۹۵۰ء تک یہ دونیاں واپس لیتے رہیں گے۔ اس اقدام کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے۔ کیونکہ آجکل بہت سی جعلی دونیاں چل رہی ہیں۔ جس کی وجہ سے لوگوں کو بہت تکلیف ہو رہی ہے۔

کراچی ۵ مئی (بقیہ) الحاج خواجہ ناظم الدین نے پر زور کشینیں تیار کرنے والے کارخانے کا افتتاح کرتے ہوئے زرعی آلات تیار کرنے پر زور دیا ہے۔

برطانیہ جنوب مشرقی ایشیا میں پاکستان اور ہندوستان کے تعاون کا خواہاں ہے

برطانوی پالیسی کی وضاحت

لنڈن ۶ مئی۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر اٹیلی نے برطانوی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ جنوب مشرقی ایشیا کے معاملوں کے بارے میں پاکستان اور ہندوستان دونوں کے تعاون کا خواہاں ہے یہ اعلان انہوں نے دار العوام میں بحث ختم کرتے ہوئے ان ممبروں کے جواب میں کیا جنہوں نے اس بات پر زور دیا تھا کہ جنوب مشرقی ایشیا میں گہرے تعاون کی پالیسی پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔

چین کی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر اٹیلی نے کہا کہ چین میں کمیونسٹ حکومت کو تسلیم کرنے یا نہ کرنے کا فی الحال سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اس وقت اس سوال کو اٹھانا قبل از وقت ہے۔ مخالف پارٹی کے رکن مسٹر چرچل نے بحث کے دوران میں حکومت پر الزام لگایا کہ وہ چین کی خانہ جنگی میں حصہ لیکر برطانیہ کے وقار کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ نیز انہوں نے مشورہ دیا کہ مشرق بعید کے ممالک کو بھی اسی طرح اکٹھا کرنا ضروری ہے جس طرح مغرب میں مختلف ممالک کے درمیان اتحاد قائم ہو گیا ہے۔

برما کے وزیر اعظم کی پاکستان ہندوستان اور برطانیہ کے سفیروں سے ملاقات

رنگون ۶ مئی۔ آج برما کے وزیر اعظم تھاکن نو نے پاکستان ہندوستان اور برطانیہ کے سفیروں سے ملاقات کی۔ یہ ملاقات دو گھنٹے تک جاری رہی۔ ملاقات کے وقت برما کے نائب وزیر اعظم وزیر خارجہ اور وزیر خزانہ بھی موجود تھے۔ خیال ہے اس ملاقات میں دولت مشترکہ کی طرف سے برما کو ملنے والی امداد کا مسئلہ زیر بحث آیا۔ ملاقات کے بعد برما کے وزیر خارجہ نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ اس مسئلے کے بارے میں اگلے چوبیس گھنٹے کے اندر اندر ایک سرکاری اعلان متوقع ہے۔

مسٹر لیاقت علی خاں پاکستان آنے کیلئے لنڈن سے روانہ ہو گئے

لنڈن ۶ مئی۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں واپس پاکستان آنے کے لئے آج ہوائی جہاز میں لنڈن سے روانہ ہو گئے۔ بعض غیر ملکی سفراء اور امور دولت مشترکہ کے دفتر کے اعلیٰ افسران نے ہوائی اڈے پر آپ کو الوداع کہا۔ آپ سرکاری مہمان کی حیثیت سے اٹلی، مصر، عراق اور ایران میں ٹھہرتے ہوئے آئیں گے۔ کل رات اپنا ایک اعزاز میں دیئے ہوئے ضیافت میں فرمایا۔ برطانیہ اور امریکہ میں میں نے لوگوں کو پاکستان کا بڑا ہمدرد اور خیر اندیش پایا ہے۔ نیز آپ نے امید ظاہر کی کہ وزراء اعظم کی کانفرنس میں جو تازہ فیصلے ہوئے ہیں ان سے دولت مشترکہ کے ممبروں کے درمیان تعاون بڑھ جائے گا۔ اٹلی، مصر، عراق اور ایران میں ٹھہرنے کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا میں وہاں کے باشندوں کی ترقی اور خوشحالی کے لئے پاکستان کی دلی خواہشات کا اظہار کروں گا۔

کپاس میں فنی ٹریننگ حاصل کرنیکے مواقع

لاہور ۵ مئی۔ پاکستان مرکزی کپاس کمیٹی نے کپاس میں فنی ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے چھ طلباء کو بیرونی ممالک میں بھیجنے کی تجویز کی ہے۔ ٹریننگ کے وظائف کے خواہشمند امیدواروں کو چاہئے کہ اپنی درخواستیں سیکرٹری پاکستان سنٹرل کاٹن کمیٹی بلاک ۲۱ پاکستان سیکرٹریٹ کراچی ۱ کے نام مؤرخہ ۱۴ جون ۱۹۴۹ء تک روانہ کر دیں۔ امیدوار کم از کم بی ایس سی اور متعلقہ لائن کا تجربہ رکھتے ہوں۔

ہم وزیر دفاع مسٹر انگیڈ نظر نے جواب دیتے ہوئے اس الزام کی تردید کی کہ برطانیہ نے چین کی خانہ جنگی میں الجھنے کی کوشش کی ہے۔

مختصر لیکن اہم

قاہرہ ۵ مئی۔ مصری ہم تعمیرات کے ایوان کے صدر حمید بے پر کل جبکہ وہ قاہرہ سے سات میل دور موٹر میں جا رہے تھے قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ اگرچہ وہ بال بال بچ گئے لیکن ان کے بعض ساتھی زخمی ہوئے۔ اس سلسلے میں پولیس نے تین اشخاص کو گرفتار کر لیا ہے۔

پشاور ۵ مئی۔ صوبہ سرحد کی حکومت نے مساجد میں تنخواہ دار امام مقرر کرنے کی ایک سکیم تیار کی ہے۔ سکیم کے ماتحت یہ امام پہلے دار العلوم میں دینی تعلیم حاصل کریں گے جس کے بعد انہیں مسجدوں میں بطور امام مقرر کیا جائے گا۔

ڈھاکہ ۵ مئی۔ حکومت نے ولیٹ بنگال ریلوے کے معاملات کی چھان بین کیلئے جو کمیٹی مقرر کی تھی اس نے ریلوے کے مغربی حصے کا دورہ ختم کر لیا ہے۔

کمیٹی نے جس علاقے کا دورہ کیا اس میں ڈھاکہ نواکھالی اور لکھوٹا کے شہر شامل ہیں۔

کراچی ۶ مئی۔ انجمن کینیڈا میں دولت مشترکہ کی یونیورسٹیوں کی جو کانفرنس ہو رہی ہے اس میں پاکستان کی طرف سے ڈھاکہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر محمود حسین شرکت کریں گے۔

ڈھاکہ ۶ مئی۔ پاکستانی افواج کے کمانڈر انچیف جنرل سر ڈگلس گریسی نے مشرقی پاکستان کا دورہ مکمل کر لیا ہے اور آج وہ مغربی پاکستان واپس آ رہے ہیں۔ جناب دورے میں فوجی یونٹوں کا معائنہ کرتے رہے۔

کراچی ۶ مئی۔ مصر کا ایک تجارتی وفد آج کراچی پہنچ رہا ہے۔ مصری حکومت پہلا جہاز جس کے ذریعے ایک دوسرے سے تجارت ... اس بات کا معاہدہ کرے گا کہ پاکستان اور مصر کے درمیان تجارت کو ترقی دینے کیا کیا امکانات ہیں۔ اس سلسلے میں یاد رہے۔ مصر ویسٹ سوت پاکستان کو ہر ماہ ڈیڑھ لاکھ ٹن دینے کے لئے تیار ہے۔

ایڈیٹر ... مسعود احمد پرنٹر و پبلشر ... گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے شائع کیا

"زمانۂ جدید کے سب سے بڑے دینی مفکر مرزا غلام احمد قادیانی ہیں"

(ڈاکٹر سر محمد اقبال)

جن زمانے میں سر محمد اقبال اورینٹل کالج لاہور میں پروفیسر تھے۔ اور کالج میں آپ "میکلوڈ عربک ریڈر" کے طور پر فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ تو آپ نے رسالہ "انڈین اینٹی کیوری" کے ستمبر ۱۹۰۰ء کے پرچہ میں ایک انگریزی مضمون نامور مسلمان صوفی فلسفی عبدالکریم جیلانی کے متعلق شائع کروایا تھا۔ آپ کا یہ مضمون صوفی مذکور کی کتاب "الانسان الکامل" میں پیش کردہ نظریۂ توحید کے متعلق تھا۔ اس کی تقریب یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس زمانے میں انگریزوں نے ہندو اور اسلامی علوم کے متعلق تحقیقی مضامین لکھوانے شروع کئے تھے۔ چنانچہ اقبال نے اپنے مضمون کے شروع میں لکھا ہے کہ یورپین علماء ہندی فلسفہ کو بہت سراہتے ہیں۔ میں اس کے مقابلہ میں صوفی عبدالکریم جیلانی کی یہ کتاب پیش کرکے دکھانا چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کی فلاسفی کی وسعت اور اس کا عمق کس قدر ہے۔ اس مضمون میں سے ہم اقبال کی مندرجہ ذیل عبارت پیش کرتے ہیں۔ جس میں آپ نے مسیح موعود علیہ السلام کا موجودہ زمانے میں سب سے بڑا مذہبی مفکر ہونا تسلیم کیا ہے۔ اقبال صوفی عبدالکریم جیلانی کی قابلیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

ترجمہ

یہ فی الفور واضح ہو جائے گا کہ مصنف نے ہیگل کی جدلیات کے بنیادی پہلو کو کس نمایاں طور پر اس سے بہت پہلے ہی بیان کر دیا ہے۔ اور کس طرح اس نے نظریہ "Logos" پر زور دیا ہے اور یہ نظریہ ایسا ہے۔ جو دقیق نگاہ اسلامی مفکرین کو ہمیشہ مرغوب رہا ہے۔ موجودہ زمانے میں اسی نظریہ کو مرزا غلام احمد قادیانی نے از سر نو پیش کیا ہے جو غالباً جدید ہندی مسلمانوں میں سب سے بڑے دینی مفکر ہیں۔"

در رسالہ انڈین اینٹی کوری جلد ۲۹ ستمبر ۱۹۰۰ء
صفحہ ۲۲۷ تا ۲۴۶)

انگریزی

"It will appear at once how strikingly the author has anticipated the chief phase of the Hegelian dialectics and how greatly he has emphasised the Doctrine of the Logos – a doctrine which has always found favour with almost all the profound thinkers of Islam and in recent times has been readvocated by M. Ghulam Ahmad of Qadian Probably the profoundest theologian among modern Indian Muhammadans"

(Indian Antiquary Vol XXIX 1900
(P 227-246)

روزنامہ الفضل
مورخہ ۷ مئی ۱۹۵۰ء

قرارداد مقاصد

تسنیم کے پاکستان گرد صاحب جو تقسیم سے پہلے پاکستان کے سخت مخالفوں میں سے تھے اور جو مسلم لیگ کی مسلمانوں کی آزادی کے لئے کشمکش کو باطل بتا کر مسلم لیگ کے حق میں ووٹ دینا کفر خیال کرتے تھے۔ اب جبکہ پاکستان بن گیا ہے۔ تو احراریوں سے کھلم کھلا گٹھ جوڑ کر کے پاکستان کے گرد ہو گئے ہیں۔ اور پاکستان گردی فرما رہے ہیں۔ جلسہ ربوہ کے متعلق اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"قرارداد مقاصد کو قادیانیت بدگمانی کی نگاہ سے دیکھ رہی ہے۔ کیونکہ ان کے لئے ہر نظام حکومت کی وفاداری مذہبی فریضہ ہے۔ بجز خالص اسلامی نظام حکومت کے"

یہ الزام تراشی کی وہی معاندانہ روح ہے۔ جو احراریوں کا طرۂ امتیاز ہے۔ اور جس کا خاصہ یہ ہے۔ کہ احمدیوں اور احمدیت کے خلاف اشتعال انگیزی اور غلط فہمی پھیلانے کے لئے ایک سراسر غلط بات کہہ دی جاتی ہے۔ مگر اس کی دلیل کوئی نہیں بیان کی جاتی اور اگر کوئی ثبوت دیا جاتا ہے۔ تو کوئی ٹوٹا پھوٹا فقرہ احمدیہ لٹریچر سے نکال لیا جاتا ہے۔ یہ اندازِ استدلال جیسا کہ ہم بارہا الفضل میں واضح کر چکے ہیں۔ مودودی صاحب کا خاص انداز ہے۔ آپ کا طریق یہ ہے۔ کہ ایک اسلامی نظریہ دل میں گھڑ لیتے ہیں۔ اور پھر قرآن مجید کا کوئی ٹکڑا اپنے ماحول سے جدا کر لیتے ہیں۔ اور اس کے ظاہرا الفاظ پر اپنی انشا پردازی کے زور سے اپنے نظریہ کا طلسمات تیار کر کے رکھ دیتے ہیں۔ پڑھنے والا بیچارا ناواقف ایک دفعہ تو سلاست بیانی سے ضرور مرعوب ہو جاتا ہے۔ لیکن جب قرآن کریم کھول کر پڑھتا ہے۔ اور اس ٹکڑے کو سیاق و سباق میں رکھ کر جانچتا ہے۔ تو دیکھتا ہے۔ کہ قرآن مجید میں اسی جگہ آپ کے نظریہ کی بیّن تردید کی گئی ہوتی ہے۔

دراصل بات یہ ہے۔ کہ مودودی صاحب لادینی سیاست کے چور دروازے سے اسلام میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چونکہ ان کو اسلام کے مابعد الطبعیاتی روحانی پہلو سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ اور نہ ان کو اپنی زندگی میں کوئی روحانی تجربہ پیش آیا ہے۔ اس لئے آپ نے فاشزم اور اشتراکی پرولتاریہ کو اسلامی اصطلاحات میں پیش کرنے کو ہی اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا ہے۔ مثلاً یہ بات آپ کی ہی سمجھ میں آئی ہے۔ کہ اسلامی جماعت مبشرین کی جماعت نہیں۔ اور یہ جو اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور تمام انبیاء علیہم السلام کو "بشیر" کہا ہے۔ نعوذ باللہ بالکل غلط ہے۔ آپ کے خیال میں اسلامی جماعت "خدائی فوجداروں" کی جماعت ہوتی ہے جس کا کام یہ ہے۔ کہ ایک علاقہ میں قوت حاصل کر کے اردگرد کی حکومتوں پر حملے کر دے اور یہ انتظار بھی نہ کرے۔ کہ اگر دعوت دی گئی ہے۔ تو دیکھے کہ اس کا کیا اثر ہوا ہے۔ بس اسلامی جماعت کا اتنا کام ہے۔ کہ وہ دیکھ لے کہ اس کے پاس تیر و تفنگ گولی بندوق اور دیگر سامانِ جنگ کی کافی مقدار مہیا ہو چکی ہے یا نہیں۔ جب اسکو یقین ہو جائے۔ کہ وہ شکست دے سکتی ہے۔ تو باطل حکومت والوں کا کوئی قصور ہو یا نہ ہو۔ اسلامی جماعت کا کام یہی ہے۔ کہ وہ ان پر چڑھ دوڑے۔ اور قرآن کریم کی واضح تعلیم کی کچھ پرواہ نہ کرے۔ کیونکہ نعوذ باللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے خلفائے راشدین نے رومی قیصر اور ایرانی کسریٰ کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا۔ مودودی صاحب کا اجتہاد یہی ہے۔ خواہ قرآن کریم صاف لفظوں میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مخاطب کر کے فرمائے۔

لست علیہم بمصیطر

تو ان پر داروغہ نہیں ہے

مگر مودودی صاحب کے نزدیک یہ غلط ہے۔ کیونکہ حق اگر پہاڑ کی اس طرف حق ہے۔ تو دوسری طرف بھی حق ہی ہے۔ اس لئے آپ کے خیال میں اسلامی جماعت کی فطرت ہی یہ ہے۔ کہ وہ نہ ٹھیرے اس وقت تک جبتک کہ وہ قوت حاصل کر کے غیر مسلم ہمسایوں پر بلہ نہ بول دے۔ مثلاً آپ کے خیال کے مطابق اب جبکہ پاکستان میں قرارداد مقاصد پاس ہو چکی ہے۔ حکومت پاکستان کا فرض ہے۔ کہ وہ برطانیہ۔ امریکہ۔ روس وغیرہ ممالک سے سامانِ جنگ مہیا کر کے کافر حکومتوں پر ٹوٹ پڑے۔ اور انکو تہس نہس کر دے ان حکومتوں یا ملکوں کا کوئی قصور ہو یا نہ ہو۔ اس کو نہیں دیکھنا چاہیئے۔ اگر وہ قصور نہ کریں گے۔ تو کیا ہم اپنے خدائی فوجداروں کو بیکار پڑا رہنے دیں۔ اور ملت بیضا کے خنجر کی چمک دمک سے ظلمتکدوں کو منور نہ کریں۔

یہ جو چند دن ہوئے اخباروں میں پاکستان حکومت کی اپیل شائع ہوئی تھی۔ کہ ہندیونین اور پاکستان کے اخبار نویس ایک دوسرے کے خلاف معاندانہ پروپیگنڈا نہ کریں۔ خدا جانے یہ اپیل کس طرح کر دی گئی ہے۔ حکومت نے یہ بھی تو نہیں سوچا۔ کہ قرارداد مقاصد پاس ہو چکی ہے۔ حالانکہ یہ قرارداد مقاصد مودودی صاحب کی اسلامی جماعت نے جو احراریوں اور سرخپوشوں وغیرہم کا زور ڈال کر پاس کروائی ہے۔ شاید حکومت نے خیال کیا ہو۔ کہ خدائی فوجداروں کا امیر تو ابھی خود محدود ہے۔ فی الحال ہندیونین کو صلح صفائی کی باتوں سے ہی پرچانا چاہیئے۔ یہ معذوری دور ہو جانے دو۔ پھر دیکھیں گے کہ انڈین یونین میں بھی قرارداد مقاصد کس طرح پاس نہیں ہوتی۔ چین کے کمیونسٹ مہالیں شور چند دن۔ پھر یہ امریکہ اور برطانیہ اور روس اور باقی تمام چھوٹے بڑے ملک سب میں قرارداد مقاصد پاس کرا کے چھوڑیں گے ہم۔ اگر ہماری معمولی انجمنوں کا ایک ریزولیوشن اٹلی کی توپوں میں کیڑے ڈال سکتا ہے۔ تو کیا قرارداد مقاصد اتنا بھی نہ کر سکے گی۔ کہ ان لادینی ممالک کے ایٹم بموں جراثیم بموں اور خدا جانے کیا کیا بموں کی ناکہ بندی ہی کر دے۔

جنگ عالمگیر اول میں اکبر الہ آبادی نے شاہ جرمنی کے متعلق کہا تھا۔ ؎

خوب فرمایا ہے شاہ جرمنی نے پوپ سے
وعظ ہم بھی کہتے ہیں لیکن دہانِ توپ سے

اگر آج وہ زندہ ہوتے۔ تو فتح اسلام بذریعہ قرارداد مقاصد پر بھی ضرور کچھ نہ کچھ فرماتے۔ لیکن خیر اب ان کو کہاں سے ڈھونڈ کے لائیں۔ اسلامی جماعت کے رکن جناب پاکستان گرد کا فقرہ ہی کہ

"قرارداد مقاصد کو قادیانیت بدگمانی کی نگاہ سے دیکھ رہی ہے۔"

تمام حکومتی نظاموں پر قرارداد مقاصد کا رعب ڈالنے کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ

"ان (یعنی قادیانیوں) کے لئے ہر نظام حکومت کی وفاداری مذہبی فریضہ ہے۔ بجز خالص اسلامی نظام حکومت کے"

ظاہر ہے۔ کہ دنیا کے تمام نظامہائے باطل قادیانیت کی وفاداری پر ہی کھڑے ہیں۔ اور اسلامی نظام کے قیام میں بھی قادیانیت ہی حائل ہے۔ اس لئے وہ قرارداد مقاصد کو بدگمانی کی نگاہ سے دیکھتی ہے جن نظامہائے باطل کو پچاس سال سے ملک ملک میں مشن کھول کر قادیانیت تقویت پہنچا رہی ہے ان تمام لادینی ملکوں کو تہس نہس کرنے والی قرارداد مقاصد ہم نے چند خطوط اخباروں میں شائع کرا کر گھر بیٹھے بٹھائے پاس کرائی ہے۔ اب اس قرارداد مقاصد کو وہ قادیانیت بدگمانی سے دیکھتی ہے۔ جس کے متعلق اقبال نے بھی کہا تھا۔

"میری رائے میں قومی سیرت کا وہ اسلوب جس کا سایہ عالمگیر ذات نے ڈالا ہے۔ ٹھیٹھ اسلامی سیرت کا نمونہ ہے۔ اور ہماری تعلیم کا مقصد ہونا چاہیئے۔ کہ اس نمونہ کو ترقی دی جائے۔ اور مسلمان ہر وقت اسے پیش نظر رکھیں۔ پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا۔ جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں۔ (اقبال)

(ملتِ بیضا پر ایک عمرانی نظر مطبوعہ مرغوب ایجنسی ۱۹۱۹ء)

بلاتا ہے حق کی طرف حق کا داعی

سوا احمدیّت کے ہر اک مساعی
ہے سب انفرادی یہ ہے اجتماعی
مسلمان کہلانے والے کروڑوں
غنائم ہیں جن کا نہیں کوئی راعی
نوا کے مجاہد ترنّم کے غازی
کمانیں سرودی ہیں ناوک سماعی
گرا دیں گے قلعوں کے قطعے غزل سے
پلٹ دے گی لشکر کے لشکر رباعی
سمجھتا نہیں یہ خیالی مجاہد
کہ آپس میں ضد ہیں جہاد اور سباعی
رولاتی ہے جبریل کو آسماں پر
مسلماں کے ایمان کی کم متاعی
جسے حق نے توفیق بخشی ہے آئے
بلاتا ہے حق کی طرف حق کا داعی

تنویر

شانِ خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وسلم)

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

(۲)

لیکچر مکرم مولانا ابو البشارت عبد الغفور صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بر موقع جلسہ سالانہ لاہور دسمبر ۱۹۵۸ء

خاتم کے دوسرے معنے

یہ ثابت کرنے کے بعد کہ خاتم النبیین کے معنے "نبیوں کو بند کرنے والا" کرنے اچھے معنے نہیں۔ یہ ثابت کرنا باقی رہ جاتا ہے۔ کہ خاتم النبیین کے معنے "نبیوں کی مہر" ایک ایسے معنے ہیں۔ جن کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایسی شان اور ایسی عظمت اور خوبی کا اظہار ہوتا ہے۔ جس کے اظہار کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول اللہ کی صفت سے موصوف فرمانے کے بعد خاتم النبیین کی صفت سے مزین فرمایا۔ اور یہ ایک ایسی خوبی اور فضیلت والی صفت ہے۔ جس کی مثال نہ کسی وجود میں پہلے پائی گئی۔ اور نہ آئندہ پائی جاسکتی ہے۔ مگر خاتم النبیین کے اس مفہوم کی وضاحت سے پیشتر یہ جاننا اور سمجھ لینا ضروری ہے۔ کہ کسی چیز کی خوبی یا فضیلت کے دو پہلو ہوتے ہیں۔

(الف) ذاتی خوبی۔ (ب) ایصالی خوبی۔

ذاتی خوبی سے مراد ایسی خوبی ہے۔ جو کسی چیز کی ذات میں پائی جاتی ہو۔ مثلاً چاندی۔ سونا یا ہیرا اپنی اپنی ذات میں کوئی نہ کوئی خوبی رکھتا ہے۔ یہ چیزیں خواہ کہیں ہوں۔ اپنی ذاتی خوبی ساتھ رکھتی ہوں گی۔ چاندی زمین کی تہ کے نیچے دبی ہوئی ہو۔ تب بھی اس میں اسکی ذاتی خوبی موجود ہوگی۔ سونا خواہ زمین کی کسی تہ میں پڑا ہو۔ تب بھی اپنی ذاتی صفت ساتھ رکھتا ہوگا۔ اسی طرح انسان انسان ہی کہلائے گا۔ خواہ وہ یورپ میں رہتا ہو۔ یا ایشیا میں۔ افریقہ کے جنگلوں کا باشندہ ہو۔ یا امریکہ کے پر فضا مقامات میں بسنے والا۔ اسی طرح ایک عالم دین ہو یا عالم دنیا۔ اپنے علم کی صفت سے متصف ہی ہوگا۔ خواہ وہ کہیں رہتا ہو۔ پس ایسی خوبیوں کو جو کسی کی ذات میں پائی جاتی ہوں۔ ذاتی خوبی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

ایصالی خوبی:- خوبی کا دوسرا پہلو ایصالی خوبی کہلاتا ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ وہ خوبی جو کسی چیز میں ذاتی طور پر پائی جاتی ہو۔ اس سے دوسروں کو فائدہ پہنچائے۔ مثلاً عالم اپنے اس علم سے جو اس نے ذاتی طور پر حاصل کیا ہے۔ دوسرے کو فائدہ پہنچائے۔ اسی طرح کوئی ہنرمند اپنے ہنر سے کسی کو فائدہ پہنچائے۔ دنیا کا ہر عقلمند انسان میرے ساتھ اس بات میں بھی اتفاق کرے گا۔ کہ دنیا کی ہر چیز میں جو جو خوبی یا وصف ذاتی طور پر پائی جاتی ہے۔ وہ در اصل دوسرے کو فائدہ پہنچانے کے لئے ہی ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی ذات بابرکات نے کوئی خوبی کسی میں ایسی رکھی ہی نہیں۔ جو محض اسکی ذات تک محدود رہنے کے لئے ہو۔ اور اس سے دوسرے کو فائدہ پہنچانا مدنظر نہ ہو۔

مثلاً سورج کی روشنی۔ چاند کی روشنی۔ آگ کی گرمی ہوا کی خنکی۔ پانی کی تراوت۔ مکان۔ زمین۔ گھوڑی قلم دوات۔ سیاہی۔ برتن۔ ہر قسم کے غلے۔ گھی۔ مکھن وغیرہ چیزیں۔ سب کی سب اپنے خواص ذاتیہ سے دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے ہی پیدا کی گئی ہیں چنانچہ قرآن کریم نے کیا صاف الفاظ میں اس حقیقت کا اظہار فرما دیا۔ کہ خلق لکم ما فی الارض جمیعًا (پارہ اول) کہ اے انسان ہر چیز تجھے فائدہ پہنچانے کے لئے ہی پیدا کی گئی ہے۔

میں سمجھتا ہوں۔ کہ دنیا کا ہر عقلمند میرے ساتھ اس بات پر بھی اتفاق کرے گا۔ کہ اگر کوئی چیز ایسی ہو۔ کہ اس کی ذاتی وصف سے ہمیں فائدہ نہ پہنچ رہا ہو۔ یا فائدہ پہنچنے کی امید نہ ہو۔ خواہ اس کا کوئی سبب ہی کیوں نہ ہو۔ تو اس کے ساتھ ہمیں کسی قسم کا لگاؤ۔ کسی قسم کی محبت۔ کسی قسم کا پیار ہرگز پیدا نہیں ہو سکتا۔ مثلاً سونا جو زمین کی تہ کے نیچے ہوتا ہے۔ چونکہ اس سے مجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا۔ اس لئے مجھے اس سے کوئی لگاؤ بھی پیدا نہیں ہو رہا۔ اسی طرح دنیا کا بڑے سے بڑا عالم اپنی ذات میں خواہ کتنا بھی علم جمع کرے۔ اگر اس کے علم سے میں کسی رنگ میں فائدہ نہیں اٹھا رہا۔ یا فائدہ اٹھانے کی امید اور توقع مجھے نہیں۔ تو میرا اس عالم سے بدل سے کیا پیار ہو سکتا ہے۔ غرض دنیا کے بڑے بڑے محل۔ بڑی بڑی فیکٹریاں، بڑی۔ بڑی منڈیاں۔ بڑی بڑی جاگیروں سے مجھے کیا پیار اور کیا انس ہو سکتا ہے۔ اگر مجھے وہ کسی قسم کا فائدہ نہیں پہنچا رہیں۔ یا ان سے فائدہ اٹھا سکنے کی مجھے کوئی امید نہیں۔ میں تو اسی سے پیار کر سکتا ہوں۔ جس سے مجھے کسی قسم کا نفع حاصل ہو۔

اس بات کو سمجھ لینے کے بعد کہ دنیا کی ہر چیز میں جو خوبی ہوتی ہے۔ وہ دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے ہی ہوتی ہے۔ اس بات کا سمجھنا نہایت آسان ہو جاتا ہے۔ کہ جس قدر کسی چیز میں ذاتی خوبی ہوگی۔ اسی قدر وہ دوسرے کو فائدہ پہنچا سکے گی۔ مثلاً مٹی کے ایک چھوٹے سے چراغ میں بھی روشنی ہوتی ہے۔ ہینڈ لیمپ میں بھی روشنی ہوتی ہے۔ گیس لیمپ میں روشنی ہوتی ہے۔ بجلی کے بلب میں بھی روشنی ہوتی ہے۔ چاند میں بھی روشنی ہوتی ہے۔ پھر سورج میں بھی روشنی ہوتی ہے۔ مگر ان سے ہر روشن چیز اپنی روشنی کی مقدار کے لحاظ سے ہی دوسرے کو فائدہ پہنچا سکے گی۔ مٹی کا معمولی چراغ اپنی حیثیت کے مطابق کسی غریب کی کٹیا کو اسی قدر روشن کر سکے گا۔ کہ وہ بے چارا اپنا بوریا بستر دیکھ سکے۔ لیمپ اس سے زیادہ روشنی دیگا۔ گیس لیمپ اس سے زیادہ جگہ کو منور کر سکے گا۔ بجلی کا بلب اپنی پاور کے مطابق نور پھینکے گا۔ چاند اپنے کم وبیش نور سے رات کی تاریکی کو اجالا بخشے گا۔ سورج بوجہ سب روشنیوں سے زیادہ ذاتی روشنی والا ہونے کے دنیا کو سب سے زیادہ نور عطا کر کے رات کو دن سے بدل کر سابقہ تمام روشنیوں سے بے نیاز کر دے گا۔

اس بات کو ذہن نشین کر لینے کے بعد کہ ہر ایک چیز میں کوئی نہ کوئی ذاتی خوبی ہوتی ہے۔ اور یہ کہ ذاتی خوبی اسی وقت بہتر اور قابل قدر ہوتی ہے۔ جب اس سے دوسرے کو فائدہ پہنچے۔ اور یہ کہ جس قدر زیادہ سے زیادہ کسی میں ذاتی خوبی ہوگی۔ اسی قدر زیادہ سے زیادہ دوسرے کو فائدہ پہنچایا جا سکے گا۔ یہ سمجھ لینا کچھ مشکل امر نہ رہا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سب سے اعلیٰ سب سے افضل اور عظیم الشان خوبیوں والی ہستی تسلیم کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ آپ میں ایک طرف تو ذاتی طور پر بے نظیر اور عظیم الشان خوبیاں پائی جاتی ہوں۔ اور پھر ان عظیم الشان ذاتی خوبیوں سے دوسروں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچ سکتا ہو۔ میں ان دونوں بے نظیر صفات کا مختصر ذکر پیش خدمت کرتا ہوں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات بابرکات میں دونوں شانوں کا کمال

شانِ اول کا کمال } میں علی الاعلان اس بات کی شہادت دیتا ہوں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ذاتی خوبیوں میں اس قدر ترقی یافتہ اور بلند مقام پر پہنچ گئے تھے۔ کہ آپ کے اعلیٰ وارفع مقام کا اندازہ کرنا بھی کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقۃ الوحی ص۱۱۵ میں فرماتے ہیں۔

"میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور اسکی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے۔ اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا" (حقیقۃ الوحی ص۱۱۵)۔

پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے اندر ذاتی خوبیاں پیدا کرنے اور اس میں بھی انتہائی کمال و عروج حاصل کرنے میں اسقدر منفرد تھے۔ کہ آپ کمال کے کسی ایک درجہ پر قیام کو پسند نہ فرماتے تھے۔ بلکہ ہر اعلیٰ سے اعلیٰ اور ارفع سے ارفع مقام پر پہنچکر اس سے بھی اوپر جانے کے لئے بیتاب ہو ہو کر دربارِ خداوندی میں راتوں کھڑے ہو ہو کر رب زدنی علمًا رب زدنی علمًا کی پکار آخر عمر تک کرتے رہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس عظیم الشان عروجی و بلند شان خوبی کا ذکر قرآن کریم و حدیث شریف میں کئی مقام پر واضح طور پر پایا جاتا ہے۔

احادیث میں عروج کا ذکر

مثلاً احادیث سے ہمیں صاف طور پر پتہ چلتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی ذات میں محبت الٰہی۔ قرب الٰہی۔ عرفان الٰہی۔ و انوار الٰہی کو جمع کرنے کا اس قدر شوق تھا اور آپ نے روحانی درجات کے حصول میں اس قدر ترقی فرمائی تھی۔ کہ آپ سے پیشتر جس قدر مخلوق خدا پیدا ہو چکی تھی۔ وہ سب آپ سے پیچھے رہ گئی۔ اور آپ سب سے آگے نکل گئے۔ اور آئندہ خلق کی کسی قسم کے کسی فرد کے لئے مجال نہیں۔ کہ کسی ایسی خوبی کا حوالہ زبان پر لا سکے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات میں موجود نہ ہو۔ یا حضور سے حاصل کردہ نہ ہو۔ چنانچہ اس بے نظیر عروجی صفت کا نظارہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے دکھایا۔ جس کو ہم معراج کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ جسکی کیفیات حدیث شریف میں اس طرح بیان کی گئی ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ "یہ ایک رات کا واقعہ ہے۔ کہ میں لیٹا ہوا تھا۔ اور مجھے یوں معلوم ہوا۔ کہ کسی نے آکر میرا سینہ چیر کر دل کو لیکر دھو [illegible] کر خوب صاف کیا اور پھر اپنی جگہ پر رکھ کر نور و ایمان او[ر] اور حکمت سے بھر دیا۔" یہ گویا روحانی درجات کی اب[تدا] تھی۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بتایا گیا کہ آپ کے قلب سے دنیا کی طونی دنیاوی گند وغیرہ کی طرف میلان رکھنے والا مادہ دھو دھا کر نکال کر پھینک دیا گیا اور اسکی جگہ نور ایمان و عرفان کی شعاع ڈال دی گئی۔ چنا[نچہ] اس متاع نورانی کے حاصل ہوتے ہی آپ نے برق رفتار[ی] سے ترقی شروع کی۔ اور آنًا فانًا عام لوگوں کے روحا[نی] مدارج سے اوپر جا کر انبیاء علیہم السلام کے روحانی کما[ل] کے دائرہ میں جا پہنچے۔ جس دائرہ کو اللہ تعالیٰ نے "تلک الرسل فضلنا بعضہم علیٰ بعض" کے مختلف درجات میں تقسیم فرمایا تھا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سات آسمانوں کی صورت میں دکھائے گئے تھے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم انبیاء علیہم السلام کے روحانی عرفان کے پہلے درجہ یا بالفاظ دیگر پہلے آسمان پہنچے۔ تو بعض انبیاء علیہم السلام کو دیکھا۔ جو گویا انبیاء علیہم السلام کی جماعت یا پہلی منزل تھی۔ جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر یہ ظاہر کرنا مقصود تھا۔ کہ آپ نے انبیاءؑ کی عرفان کی کلاسوں میں سے پہلے عرفان کی پہلی کلاس کی فضیلت حاصل کر لی۔ مگر فلکِ اول پر پہنچ کر عرفانی برق رفتاری نے آپ کو وہاں ٹھیرنے نہ دیا۔ بلکہ آنًا فانًا عرفان انبیاء علیہم السلام کے دوسرے درجہ یا بالفاظ دیگر دوسرے آسمان پر آپ کو پہنچا[یا] جہاں آپ نے عرفان کی دوسری کلاس کے انبیاء کو دیکھا جس سے آپ پر یہ ظاہر کرنا مقصود تھا۔ کہ گویا آپ نے عرفان کے دوسرے درجہ کے انبیاء کی فضیلت کو بھی جا لیا ہے۔ مگر آپکے شوقِ ارتقاء کی برق رفتاری نے آپ کو یکے بعد دیگرے تیسرے اور چوتھے اور پانچویں اور پھر چھٹے اور بالآخر ساتویں آسمان پر جا پہنچایا گویا خدا تعالیٰ کے کل نبی جو اپنی اپنی حیثیت اور اپنے اپنے مقام کے لحاظ سے اعلیٰ سے اعلیٰ اور ارفع سے ارفع عرفان دربار الٰہی میں حاصل کر کے "تلک الرسل فضلنا بعضہم علیٰ بعض" کی عملی تصویر بنے بیٹھے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی برق رفتاری آپ کو آنًا فانًا ان سب کے مقامات سے آخری مقام یعنی ساتویں آسمان تک لے گئی۔ یا بالفاظ دیگر آپ کو بتایا اور سمجھایا گیا۔ کہ آپ نے کل انبیاء کے مقامات روحانی حاصل کر لئے ہیں۔

احمدیہ دار التبلیغ مشرقی افریقہ کی کامیاب سالانہ کانفرنس

سال گذشتہ کی جدوجہد کا جائزہ اور آئندہ سال کیلئے وسیع تبلیغی پروگرام

اٹھارہ ہزار میل کا تبلیغی سفر۔ سات سو افراد کا قبول احمدیت

(از مکرم مولوی نور الحق صاحب واقف زندگی)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ دار التبلیغ مشرقی افریقہ کی تبلیغی کانفرنس امسال نیروبی میں ہوئی۔ اس کے لئے ۱۵۔۱۶۔۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء کی تاریخیں مقرر تھیں۔ یہ وہی ایام تھے جبکہ ہمارے نئے مرکز ربوہ میں شمع احمدیت کے پروانے اکٹھے ہو رہے تھے اور مقدس و منور آقا سے زاد نور حاصل کر رہے تھے۔ اس کانفرنس میں یوگنڈا، ٹانگانیکا اور کینیا کے نمائندوں کے علاوہ مندرجہ ذیل مبلغین بھی شامل ہوئے۔ (خاکسار) مولوی عبد الکریم صاحب شرما (دارالسلام)، حکیم محمد ابراہیم صاحب (ٹانگا)، مولوی محمد منور صاحب (کسموں)، میر ضیاء اللہ صاحب واقف زندگی (دارالسلام)، خاکسار نور الحق (یوگنڈا)

کانفرنس کی مالی و تبلیغی کمیٹیوں کی تشکیل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد مبارک کی روشنی میں کی گئی۔ حضور کا ارشاد تھا کہ آئندہ کیلئے یہ قاعدہ مقرر کر دیا جائے۔ ایک کمیٹی پانچ چھ افراد پر مشتمل ہو۔ جس میں امیر کے علاوہ دو مرکزی نمائندے ہوں اور تین مقامی جماعتوں کے نمائندے ہوں جو مشرقی افریقہ کے ہر سہ علاقہ جات کینیا، یوگنڈا و ٹانگانیکا کی نمائندگی کریں اور یہ مل کر تجارتی کاموں اور خرچ کے متعلق مل کر فیصلہ کریں۔ اسی طرح ایک تبلیغی کمیٹی ہو جس میں اسی تناسب سے امیر مرکزی و مقامی نمائندگان ہوں اور وہ تبلیغی امور کے متعلق فیصلہ کیا کریں۔ چنانچہ اس سال ہر دو کمیٹیاں مندرجہ ذیل احباب پر مشتمل تھیں۔

تبلیغی کمیٹی:۔ مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب امیر و رئیس التبلیغ صدر (۲) مولوی محمد منور صاحب مبلغ کسموں نمائندہ مرکز (۳) نور الحق مبلغ یوگنڈا نمائندہ مرکز (۴) قاضی عبد السلام صاحب بھٹی نمائندہ کینیا (۵) چوہدری مختار احمد صاحب ایاز نمائندہ ٹانگانیکا (۶) محمد حسین صاحب کھوکھر نمائندہ یوگنڈا۔

مالی کمیٹی (۱) مکرم شیخ مبارک احمد صاحب امیر و رئیس التبلیغ صدر (۲) مولوی عبد الکریم صاحب شرما مبلغ دارالسلام نمائندہ مرکز (۳) میر ضیاء اللہ صاحب واقف زندگی نمائندہ مرکز (۴) ڈاکٹر سید اقبال شاہ صاحب نمائندہ کینیا (۵) نذیر احمد صاحب [illegible] نمائندہ یوگنڈا (۶) نذیر احمد صاحب [illegible] نمائندہ ٹانگانیکا۔ رخصت نہ ملنے کی وجہ سے کانفرنس میں شامل نہ ہو سکے)

کانفرنس کا پہلا اجلاس جو مالی و تبلیغی کمیٹیوں کا مشترکہ اجلاس تھا بروز جمعہ ۱۵ اپریل کو زیر صدارت شیخ مبارک احمد صاحب امیر و رئیس التبلیغ پانچ بجے شام شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم صدر صاحب حاضرین سمیت دعا فرمائی۔ سرچشمہ رحم و فضل سے استمداد کے بعد آپ نے اپنی افتتاحی تقریر میں نمائندگان کا خیر مقدم کرنے کے بعد فرمایا کہ ہمارا یہ مختصر سا اجتماع ربوہ کے اجتماع سے توارد رکھتا ہے جو انہی ایام میں ربوہ میں ہو رہا ہے۔ ربوہ کی طرح یہاں بھی حضور کے خدام ان امور پر غور و فکر کے لئے جمع ہوتے ہیں جو ان کی دنیوی و اخروی زندگیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ دین کا کام سب لوگوں کے لئے ضروری ہے خواہ وہ امیر ہوں یا غریب۔ غرباء اگر نیک دلی تقویٰ و طہارت، دیانتداری و ایمانداری سے دین کی خدمت کریں تو یہ ان کے لئے باعث صد خوش بختی و عزت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتا ہے اور اگر امراء پاکیزگی نفس اور خلوص نیت کے ساتھ قربانی کریں تو ان کا بھی [illegible] حضور درجہ ہے۔

محترم صدر صاحب کی افتتاحی تقریر کے بعد مولوی محمد منور صاحب مولوی فاضل سیکرٹری کانفرنس نے سال گذشتہ کی روئیداد کانفرنس منعقدہ کمپالہ پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں مقامی جماعتوں کے نمائندگان نے عمومی طور پر سال رواں کا جماعتی کام مختصراً بیان کیا۔ اس کارروائی میں محترم قاضی عبد السلام صاحب بھٹی۔ چوہدری محمد شریف صاحب اور چوہدری مختار احمد صاحب ایاز نے حصہ لیا۔ محترمی ایاز صاحب نے اپنے تبلیغی دورۂ بلجین کونگو کے دلچسپ حالات بھی سنائے۔ جہاں وہ اپنے ایام وقف میں حالات کا مطالعہ کرنے اور تبلیغ کا رستہ صاف کرنے کے لئے رئیس التبلیغ صاحب کی ہدایت پر تشریف لے گئے تھے۔ انہوں نے ہاتھی دانت کا ایک خوبصورت عصا جو انہیں تحفۃً وہاں سے ملا تھا رپورٹ کے ساتھ محترم امیر کی خدمت میں پیش کیا اور اس خوبصورت تحفہ کی یہ فال لی کہ جس طرح ایران کے بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے ایران کی زمین مسلمانوں کو دیدی تھی اسی طرح کونگو نے اپنا عصا خدام احمدیت کے سپرد کر دیا۔ بعد ازاں

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کمپالہ کی تحریری رپورٹ سنائی گئی۔

اس کے بعد محترمی شیخ مبارک احمد صاحب نے سال گذشتہ میں مختلف شعبوں کی تبلیغی جدوجہد کی مفصل رپورٹ پر تبصرہ فرمایا۔ بفضل خدا سال گذشتہ میں گیارہ پاکستانی اور دس افریقن مبلغ تبلیغی فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اس عرصہ میں انہوں نے زائد از اٹھارہ ہزار میل کا سفر کر کے ساڑھے بارہ ہزار افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ ۱۷۵ مقامات کا دورہ کیا۔ اسّی تقریریں کیں۔ ۱۹ ہزار کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا اور قریباً ایک ہزار شلنگ کا لٹریچر فروخت کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے چار سو سات افراد بیعت کر کے داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ الحمد للہ۔ (علاقہ کسموں اول رہا جہاں تین سو اٹھائیس افراد نے بیعت کی۔ یوگنڈا دوسرے نمبر پر جہاں پچاس افراد داخل سلسلہ ہوئے اور ٹانگانیکا تیسرے نمبر پر جہاں ۲۹ افراد داخل سلسلہ ہوئے۔

محترم امیر نے دوران سال میں قریباً سارے مشرقی افریقہ کا دورہ کیا۔ تقاریر و خطبات کے علاوہ افسران و معززین مشرقی افریقہ سے ملاقاتیں کیں۔ متعدد مضامین اردو و سواحیلی زبان میں لکھے۔ کتب و اشتہارات کا سواحیلی زبان میں ترجمہ کیا۔ خدا کے فضل سے اس سال یوگنڈا میں جماعت کے پریس نے بھی کام شروع کر دیا ہے۔ رپورٹ میں امیر صاحب نے یونیورسل ٹریڈنگ کمپنی کا بھی ذکر فرمایا جو بہت تھوڑے سرمایہ سے کام شروع کر کے بفضل خدا ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے۔ الحمد للہ۔

رپورٹ کے بعد صاحب صدر نے احباب کے مشورہ سے مالی و تبلیغی امور پر غور کرنے کے لئے سب کمیٹیوں کا اعلان فرمایا۔ جن میں علاوہ نمائندگان کے دوسرے احباب کو بھی بغرض مشورہ شریک کیا جاتا ہے۔ اور اس اعلان پر پہلے دن کا اجلاس ختم ہوا۔

دوسرے دن مورخہ ۱۶ اپریل کو شام کے پانچ بجے تبلیغی کمیٹی کا اجلاس زیر صدارت جناب شیخ مبارک احمد صاحب ہوا۔ تلاوت نظم اور دعا کے بعد سب کمیٹی کی رپورٹ سنائی گئی۔ اور تبلیغی کمیٹی نے غور و خوض اور بحث و تمحیص کے بعد تبلیغی امور کے متعلق اہم فیصلہ جات کئے۔ اور آئندہ سال کے لئے تبلیغی پروگرام تجویز کیا۔ اس پروگرام میں یہ اہم امور بھی شامل ہیں۔ (۱) آئندہ سال نوجوانان احمدیت کی تعلیم و تربیت کے لئے ہر سہ علاقہ جات کینیا، یوگنڈا و ٹانگانیکا میں [illegible]

کیمپ کئے جائیں جن میں نوجوانوں کی تربیت کا انتظام ہو۔ (۲) قرآن کریم کے سواحیلی ترجمہ کی طباعت کا جلد از جلد انتظام ہو۔ بفضل خدا یہ ترجمہ مکمل ہو چکا ہے۔ اس کے لئے امسال ۵۰۰۰ شلنگ کی رقم رکھی گئی تھی جس میں سے بارہ ہزار کے قریب اکٹھا ہو چکا ہے اور باقی انشاء اللہ تعالیٰ سال رواں کے دوران میں ادا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

مالی کمیٹی کا اجلاس اتوار کو صبح نو بجے شروع ہوا۔ تلاوت نظم اور دعا کے بعد مالی سب کمیٹی کی رپورٹ سنائی گئی۔ مالی کمیٹی نے غور و خوض کے بعد سال آئندہ کا بجٹ آمد و خرچ منظور کیا۔

شام پانچ بجے کے قریب کانفرنس کی کارروائی ختم ہوئی۔ اختتامی تقریر میں علاوہ اور باتوں کے محترم امیر صاحب نے اپنے پاکستان جانے کا بھی اعلان فرمایا۔ جس کی منظوری امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آ چکی ہے۔

اختتامی تقریر کے بعد آپ نے تمام احباب کے ساتھ مل کر دعا فرمائی اور اجلاس ختم ہوا۔

ایام کانفرنس میں جماعت نیروبی نے میزبانی کا حق خوب ادا کیا۔ مختلف احباب نے نمائندگان اور مبلغین کی باری باری دعوتیں کیں۔ سید اقبال شاہ صاحب۔ محمد امین صاحب الحمدی۔ عبد الحمید صاحب قائد خدام الاحمدیہ نیروبی۔ چوہدری محمد شریف صاحب [illegible]۔ بھائی بشیر محمد صاحب قریشی۔ اور عبد الحمید صاحب قریشی و بھائی عبد الرحمن صاحب خصوصیت سے شکریہ کے مستحق ہیں۔ محمد امین صاحب الحمدی اور ڈاکٹر سید اقبال شاہ صاحب نے نوجوانی کا حق ادا کیا۔ [illegible] نیروبی کے مبلغ مولوی عبد الحمید صاحب [illegible] خلیل نے قابل رشک طور پر جدوجہد کی اور بڑی دوڑ دھوپ کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

لجنہ اماء اللہ نیروبی نے سب کے سب مہمانوں کو چائے پر مدعو کیا۔ اور مبلغین سلسلہ کو ایڈریس پیش کیا جن میں ان کی خدمات کو سراہتے ہوئے ان کو دعاؤں سے نوازا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

آخر میں تمام احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے اور آئندہ پہلے سے بہتر طور پر خدمت دین بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آئندہ سال ہمارے لئے باعث صد برکت و رحمت ہو اور اسلام و احمدیت کی ترقی کا موجب ہو۔ اللہ تعالیٰ نے جو وعدے اپنے مقدس خلیفہ سے ۱۹۴۹ء کے متعلق کئے ہیں ان کو پورا فرمائے اور اسلام کی فتح کا مبارک دن جلد قریب آئے۔ اور خدا کرے کہ وہ مبارک دن وہ ساعت ہماری زندگیوں میں آئے۔ اور اس میں ہمارا بھی حصہ ہو۔ آمین

بنو امیہ کا زریں دورِ حکومت

بنو امیہ کے عہد حکومت کے کارناموں میں سب سے زیادہ درخشندہ کارنامے حکمرانوں کی عظیم الشان فتوحات مفتوحہ ممالک میں اُن کا انتظام، عوام کے ساتھ ان کا فیاضانہ سلوک اور رواداری ہے۔ میدانِ جنگ میں دنیا کی کوئی طاقت ان کے سامنے ٹھہرنے کی تاب نہ لا سکتی تھی افریقہ ہسپانیہ ترکستان اور سمرقند وغیرہ اسی دور میں فتح کئے گئے

اموی حکمرانوں کے دور میں مسلمانوں نے سائنس فلسفہ تاریخ۔ ہندسہ۔ طب۔ فن تعمیر ادب۔ حربیات اور دیگر مختلف فنون میں جو شاندار ترقی کی وہ اس امر کی دلیل ہے۔ کہ اگرچہ سیاسی لحاظ سے یہ دور ان خصوصیات کا حامل نہیں تھا۔ جو خلافت راشدہ کا طرۂ امتیاز تھیں۔ تاہم مسلمانوں میں جوشِ عمل اور علمی دسترس تحقیق کا جذبہ بدرجہ اتم موجود تھا۔ آخر وہ کیا چیز تھی۔ جس نے ایک آزاد کردہ غلام طارق کو جس کے پاس بارہ ہزار سپاہ تھی۔ اپنے وطن سے ہزاروں میل دور ہسپانوی حکومت کی پچیس ہزار فوج سے بھڑا دیا تھا۔

علامہ اقبال نے طارق کے جوشِ جہاد کو کتنے عمدہ پیرائے میں بیان کیا ہے فرماتے ہیں ؎

طارق چو برکنارۂ اندلس سفینہ سوخت
گفتند کارِ تو بہ نگاہِ خرد خطاست
دوریم از سوادِ وطن باز چوں رسیم
ترکِ سبب ز روئے شریعت کجا رواست
خندید و دستِ خویش بہ شمشیر بُرد و گفت
ہر ملک ملکِ ماست کہ ملکِ خدائے ماست

علوم و فنون کی ترقی میں مسلمانوں نے جو شاندار حصہ لیا۔ مغربی مورخین بھی اس کے معترف ہیں بنو امیہ کے دور میں جبکہ تمام یورپ جہالت کی تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ اندلس علمی ثقافتی اور اقتصادی ترقی میں بامِ عروج پر پہنچا ہوا تھا۔ مشہور ولندیزی مصنف "ڈوزی" نے لکھا ہے کہ

"اس زمانہ میں اندلس کا تقریباً ہر شخص لکھنا اور پڑھنا جانتا تھا"

یہ وہ زمانہ تھا جبکہ یورپ کے تمام عیسائی ملکوں میں سوائے چند ایک پادریوں کے باقی سب لوگ علم سے قطعاً بے بہرہ تھے۔ قرطبہ کی یونیورسٹی جس کی بنیاد عبد الرحمٰن ثالث نے رکھی تھی۔ دنیا کے تعلیمی اداروں میں اپنی مثال نہ رکھتی تھی۔ خود قرطبہ دنیا کا متمدن ترین شہر سمجھا جاتا تھا۔ ایک امریکن مصنف فلپ اپنی کتاب عربوں کی مختصر تاریخ میں لکھتا ہے۔

"قرطبہ کی میلوں میل لمبی پکی سڑکوں اور بازاروں میں روشنی کا نہایت عمدہ انتظام تھا۔ اس کے مقابلہ میں لنڈن میں اسکے سات سو سال بعد تک عام گزرگاہوں میں ایک لیمپ بھی نصب نہ تھا" اور "پیرس میں صدیوں بعد تک اگر کوئی شخص بارش کے دن گھر سے باہر نکلتا تھا۔ تو اس کا پاؤں ٹخنوں تک کیچڑ سے لت پت ہو جاتا تھا"

یہ عظیم الشان ترقیاں اس امر کی دلیل ہیں۔ کہ اس زمانہ کا مسلمان سیاست کے میدان میں ہوائی گھوڑے دوڑانے پر قومی تعمیر کے کاموں میں حصہ لینے کو ترجیح دیتا تھا۔ وہ سیاست کی خاردار جھاڑیوں سے پہلو بچاتے ہوئے اپنا وقت۔ علوم و فنون کی ترقی میں صرف کرتا تھا۔

اس دور سے ہمیں یہ بھی سبق ملتا ہے کہ سیاست کے خارزار میں الجھنے کی بجائے ملک کی اقتصادی علمی اور ثقافتی ترقی کی طرف سب سے زیادہ دھیان دینا چاہیئے۔ کیونکہ اصل اور ٹھوس قومی خدمت یہی ہے۔

اموی حکمرانوں کا نظام حکومت

بنو امیہ کا عہد حکومت جو امیر معاویہ کی تخت نشینی سے شروع ہوتا ہے ایک عجیب دور ہے۔ یہ عہد اسلامی فتوحات علمی و ثقافتی ترقی اور مذہبی رواداری کی وجہ سے اپنی مثال آپ ہے۔ بنو امیہ کے پورے دور میں حضرت عمر بن عبد العزیز کا اڑھائی سالہ دورِ حکومت خاص طور پر شاندار ہے۔

بیت المال کی آمدنی کے ذرائع

اس دور میں بیت المال کی آمدنی مندرجہ ذیل ذرائع پر مشتمل تھی۔ زکوٰۃ۔ خراج۔ جزیہ عشور فے اور غنیمت

خراج غیر مسلموں کی جائداد پر لگایا جاتا تھا جس کی شرح بالعموم وہی ہوتی تھی۔ جو زکوٰۃ کی تھی۔ جزیہ ایک قسم کا فوجی ٹیکس تھا۔ جو خلافت راشدہ میں صرف غیر مسلموں سے لیا جاتا تھا۔ لیکن اب ان مسلموں سے بھی لیا جاتا تھا۔ جو بنو امیہ کے عہد میں مسلمان ہوئے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز نے اسکو منسوخ کر دیا تھا۔

عدل و انصاف کا دور دورہ

بنو امیہ کے دور کی خصوصیت یہ ہے۔ کہ جب ان کا مقابلہ روما و یونان کے بادشاہوں سے کیا جاتا ہے۔ جن کے دورِ حکومت میں انسانوں کے ساتھ جانوروں کا سا سلوک کیا جاتا تھا۔ تو بنو امیہ کے حکمران انسانوں کے لئے رحمت و شفقت کے مجسمے معلوم ہوتے ہیں۔ بنو امیہ کی حکومت کے کسی دور میں بھی حکمران کے منزہ عن الخطا ہونے یا "بادشاہ کے حقوق خداداد" کا کوئی تخیل نہیں پایا جاتا۔ اس عہد کے اکثر حکمران رحمدل اور خدا پرست تھے۔ ولید بن عبد الملک ہفتہ میں دو دن روزہ رکھتے اور تین دن میں قرآن کریم ختم کرتے تھے۔

ہشام کی دینداری کا پتہ اس سے چلتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے لڑکے کی سواری ایک سال کے لئے صرف اس لئے بند کر دی تھی۔ کہ ایک دفعہ وہ سواری نہ ہونے کا عذر کر کے مسجد میں نماز جمعہ ادا کرنے نہیں گیا تھا۔ اس عہد کے بیشتر حصہ میں بھیک مانگنے کی ممانعت تھی۔ اور اپاہجوں کے لئے روزینے مقرر تھے۔

عدالتی نظام کی تکمیل اور انتظامی شعبہ جات سے اسکی مکمل آزادی اس دور کی امتیازی خصوصیت ہے۔ خلیفہ گورنر یا سپہ سالار افواج مقدمات میں دخل نہ دے سکتا تھا۔

تحریک ستمبر اور احبابِ جماعت

یہ سنت اللہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو انعامات دینا چاہتا ہے۔ تو پہلے انہیں ابتلا میں ڈالتا ہے۔ تاکہ وہ جائزہ لے کہ اس کے بندے اپنے دعویٰ ایمان میں کہاں تک صادق ہیں۔ گزشتہ سال سے جماعت احمدیہ جس دور میں سے گزر رہی ہے۔ وہ کسی بیان کی محتاج نہیں۔ پس ان مصیبت اور مشکلات کے ایام میں اپنے ایمان کے مظاہرہ کا یہی طریق ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی عملی رنگ میں تعمیل کی جائے۔ حضور چاہتے ہیں۔ کہ ان مصائب کے ایام میں جماعت پہلے سے بہت زیادہ بہت قربانی اور ایثار کا نمونہ پیش کرے۔ تاکہ جماعت بحیثیت جماعت کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے انعامات اور فضلوں کی وارث بنے

حضور نے ابتداءً میں جماعت کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"ان مصیبت کے ایام میں زیادہ سے زیادہ کماؤ کم سے کم خرچ کرو۔ زیادہ سے زیادہ چندہ دو۔ اب کم سے کم چندہ پچاس فیصدی آمد ہونا چاہیئے۔ اس سے زیادہ جتنی خدا تعالیٰ توفیق عطا فرمائے"

اس تحریک کے پہونچتے ہی مخلصین جماعت نے عملی رنگ میں لبیک کہنا شروع کر دیا۔ مگر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کو محسوس کرتے ہوئے کہ ابھی ساری جماعت میں وہ طاقت اور قوت پیدا نہیں ہوئی۔ کہ وہ بڑی قربانیوں کے لئے یکدم تیار ہو سکے۔ اس لئے حضور نے جماعت کی اکثریت کو ثواب میں شریک کرنے کے لئے اس سکیم میں تبدیلی فرما دی۔ حضور فرماتے ہیں۔

"وہ تبدیلی یہ ہے کہ بجائے ۲۵ فیصدی کے $16\frac{1}{2}$ فیصدی اور بجائے ۵۰ فیصدی کے ۳۳ فیصدی حد رکھی جائے۔ اس میں وہ تمام چندے شامل ہوں گے۔ جو اس وقت سلسلہ کی طرف سے عائد ہیں۔ مثلاً تحریک جدید کا چندہ۔ جلسہ سالانہ کا چندہ۔ حصے مرکز کا چندہ۔ انجمن کا چندہ۔ لیکن شرط یہ ہوگی کہ اس تحریک سے پہلے یعنی ستمبر والی تحریک سے پہلے جو چندہ کوئی شخص دیتا تھا۔ اس سے یہ چندہ کم نہ ہو۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر دوسرا سال جا رہا ہے۔ مگر جماعت کا ایک معتد بہ حصہ ایسا ہے۔ جو ابھی تک اس تحریک میں شامل نہیں ہوا۔ عہدہ داران جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ بار بار اس تحریک کو جماعت کے سامنے لاتے رہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مخلص کو اس مبارک تحریک میں شامل ہونے کی سعادت بخشے۔ کیونکہ قربانیوں کے مواقع بھی بار بار نہیں ملا کرتے۔ ایک وقت وہ بھی آنے والا ہے جبکہ ڈھیروں ڈھیر سونا بھی اس وقت کے دیئے ہوئے ایک پیسہ کے برابر نہیں ہوگا۔

(نظارت بیت المال)

کراچی میں جلسہ پیشوایانِ مذاہب

یکم مئی کو بروز اتوار تھیاسوفیکل ہال کراچی میں یوم پیشوایان مذہب کا جلسہ منایا گیا۔ جلسہ بفضلہ تعالیٰ نہایت کامیاب رہا۔ سر ڈاکٹر ستیارام صاحب کمشنر ہند مقیم پاکستان صدر جلسہ تھے۔

جلسہ تلاوت قرآن کریم سے شروع کیا گیا۔ بعد ازاں پروفیسر ڈاکٹر بھٹاوارا ایم اے نے حضرت زرتشت علیہ السلام پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ پھر بابو اللہ داد خانصاحب نے حضرت اقدس سیدنا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر روشنی ڈالی۔ خاکسار نے اپنی نظم کے ساتھ ہی کہیں کہیں قرآن و حدیث سے حضرت کرشن کی صداقت پر روشنی ڈالدی۔ جسے صدر جلسہ نے نہایت پسند فرمایا۔ اور فرمایا کہ آج سے پہلے میں نے احمدی جماعت کے خیالات کبھی نہیں سنے تھے یہ تعلیم نہایت ہی اعلےٰ اور امن پسندانہ ہے۔

آخیر میں چوہدری عبد اللہ خانصاحب ظفر (برادر خورد سر ظفر اللہ خانصاحب) نے حضرت احمد قادیانی علیہ السلام کی سیرت پر نہایت جامع و مختصر تقریر فرمائی۔ جس کا سامعین پر اچھا اثر ہوا۔ ہال سامعین سے بھرا ہوا تھا۔ جلسہ بفضلہ تعالیٰ نہایت کامیاب رہا۔

(سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کراچی)

اعلان نکاح

پرسوں مستری مولا بخش صاحب احمدی کی لڑکی مسماۃ انور بیگم کا نکاح محمد صدیق سے حق مہر/۶۰۰ روپیہ پر مکرمی حکیم نور حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نے پڑھا اللہ تعالےٰ بابرکت کرے۔ آمین

(خاکسار:۔ احمد دین سکرٹری مال)

تقرر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع بہاولپور

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مکرم میجر ملک محمد حسین صاحب چک ۱۲۲ / ۶۰R ڈاکخانہ فقیر والی ریاست بہاولپور کو ۱۴ اپریل سے ۱۹۵۰ء تک کے لئے امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع بہاولپور منظور فرمایا ہے۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

درخواست دعا میرا لڑکا عزیز لطیف احمد عرصہ سات یوم سے کھانسی اور بخار میں مبتلا ہے تمام احباب سلسلہ اور خاص کر صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست ہے کہ بچے کی صحت کیلئے دعا فرماویں۔ (محمد منیر کارکن الفضل)

۳ مہاجرین اور ان کی بیویوں کو مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ۵ روپے ماہوار وظیفہ دیا جاتا ہے۔ شہری تربیت پانے والوں کے لئے داخلہ کی فیس ایک روپیہ اور پڑھائی کی فیس ۲ روپیہ ماہوار ہے۔

صنعتی و تجارتی اطلاعات

پاکستان اور پولینڈ کے درمیان تجارتی معاہدہ

یکم جولائی ۱۹۴۹ء سے پاکستان اور پولینڈ کے درمیان سال بھر کے لئے ایک تجارتی معاہدہ ہو گیا ہے جس کی رو سے پاکستان پولینڈ کو پٹ سن، روئی، اون اور گائے کی کھالیں اور پولینڈ پاکستان کو کوئلہ، شکر، فولاد کی بنی ہوئی اشیاء دے گا۔

ہندوستان کو اون کی برآمد

بین المستعمراتی کانفرنس منعقدہ ۲ تا ۴ اپریل ۱۹۴۹ء میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہندوستان کے نمائندے جون ۱۹۴۹ء کے اختتام تک پاکستان سے درآمدوں کی دیکھ بھال کریں۔ اور اسکے بعد معاملہ حکومت پاکستان کے سامنے پیش کرینگے۔ اس اثناء میں حکومت پاکستان اس امر پر غور کرے گی کہ آیا ہندوستان کو اون برآمد کرنے پر سے کنٹرول اٹھایا جا سکتا ہے۔

سوئٹزرلینڈ کے ٹریڈ کمشنر

ہند و پاکستان میں سوئٹزرلینڈ کے ٹریڈ کمشنر ڈاکٹر ای۔ ڈبلیو۔ دوسشلر پاکستان کے تجارتی حلقوں سے ملاقات کرنے کے لئے مئی ۱۹۴۹ء میں کراچی پہنچ جائیں گے۔

وزیر صنعت نے ”کاٹن مل“ کا معائنہ کیا

آنریبل مسٹر فضل الرحمن نے پارچہ بافی کے پہلے کارخانہ کا معائنہ کیا جو انڈسٹریل ٹریڈنگ ایسٹیٹس نارتھ پورٹ میں قائم ہوا ہے۔ اس کارخانہ میں ۲۵۰۰۰ تکلے اور ۵۰۰ کرگھے ہیں یہاں ۱۰۰۰ آدمی ایک وقت میں کام کر سکتے ہیں۔

کیش، ڈیفنس اور نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹوں کی منتقلی

ہندوستان سے پاکستان آنے والے جن لوگوں کے پاس کیش ڈیفنس اور نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹ ہیں اور انہوں نے ان سرٹیفکیٹوں کو ابھی پاکستان نہیں منتقل کرایا ہے وہ ۳۰ جون ۱۹۴۹ء سے قبل اپنے مقامی ڈاکخانہ میں اپنے مطالبات درج رجسٹر کرو دیں جو اس قسم کا کام کرتا ہوں۔

جن لوگوں کے حسابات گوالیار، چمبہ اور پٹیالہ ایسی ریاستوں کے ڈاکخانوں میں ہیں وہ بھی اپنے مطالبات درج رجسٹر کرالیں تاکہ ہندوستان کے محکمہ ڈاک و تار کی معرفت ریاستوں سے متعلقہ رقوم کی وصولی کا بندوبست کیا جا سکے۔

سرمایہ کی اجرائیوں کا کنٹرول

جن کمپنیوں کو، حکومت سے منظوری لئے بغیر ۱۲ ماہ کی مدت میں ایک لاکھ روپے تک سرمایہ کے اجراء کی اجازت تھی۔ اب ان کے لئے ضروری ہو گیا ہے کہ وہ ایک لاکھ روپیہ سے زیادہ سرمایہ کی اجرائی کے لئے حکومت کا منظوری حاصل کریں۔

مگر ملحوظ رہے کہ کمپنیاں ایک لاکھ روپیہ سے کم جاری کرنے کے لئے بھی سرمایہ کی اجرائی کے کنٹرول سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔ اسلئے انہیں ہر صورت میں حکومت کی منظوری لینی چاہیئے

مشرقی پاکستان میں فنی تربیت

مشرقی پاکستان میں مختلف حرفوں میں تربیت دینے کے لئے گیارہ تربیتی مرکز قائم کئے گئے ہیں تربیت کی مدت عام طور پر ۱۲ ماہ ہے۔ ہر حرفہ میں نظری اور عملی دونوں قسم کی تعلیم دی جاتی ہے۔

دولت مشترکہ کی پارلیمانی انجمن کے دستور پر نظر ثانی

مسٹر تمیز الدین خاں کی تحریک منظور ہو گئی

اٹاوہ ۶ رمئی۔ پاکستانی مجلس دستور ساز کے صدر آنریبل مسٹر تمیز الدین خان کی اس تحریک کو متفقہ طور پر دولت مشترکہ کی جنرل کونسل کے اجلاس میں منظور کر لیا گیا کہ دولت مشترکہ کے نئے انتظامات اور آئرلینڈ نیز ہندوستان کی نئی حیثیت کے پیش نظر کونسل میں ضروری ترمیموں پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنانی چاہیئے۔

آنریبل مسٹر تمیز الدین خان کو اس کمیٹی کا ممبر منتخب کیا گیا اور کمیٹی کو ہدایت کی گئی کہ وہ اس وقت تک کے لئے دستور کا ایک مسودہ کونسل کے سامنے پیش کرے۔ جب تک کہ متعلقہ ممبر دستور کی تصدیق نہ کر دیں اور ۱۹۵۰ء میں نیوزی لینڈ میں ہونے والی دولت مشترکہ کی پارلیمانی کانفرنس میں دستور کی قطعی منظوری نہ ہو جائے۔

ایک مالیاتی کمیٹی قائم کرنے کی تحریک بھی منظور کی گئی اور پاکستان مجلس دستور ساز کے رکن ڈاکٹر عمر حیات ملک کو اس کمیٹی کا ممبر منتخب کیا گیا۔

اس سے پہلے کناڈا کے دار العوام کے سپیکر ڈاکٹر گیسپرڈ نادلوٹ نے جو آئندہ سال کے لئے کونسل کے صدر منتخب ہوئے ہیں۔ تقریر میں پاکستانی اور دیگر مندوبین کا کناڈا میں خیر مقدم کیا۔ آنریبل مسٹر تمیز الدین خان نے اس کے جواب میں کناڈا کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے پاکستان کے مندوبین کی بڑی تواضع کی ہے۔ آنریبل مسٹر تمیز الدین نے تقریر میں ان عمدہ انتظامات کا بھی ذکر کیا جو سر ہیگوروڈی گرائیل نے گذشتہ سال پاکستانی مندوبین کے لئے لندن میں کئے تھے۔

پروفیسر اے۔ ایس بخاری کناڈا میں لیکچر دینگے

کراچی ۶ رمئی۔ کناڈا کی براڈ کاسٹنگ کارپوریشن نے پروفیسر اے۔ ایس بخاری کو جو ہائی فزیکس کانفرنس میں شامل ہونے والے پاکستانی وفد کے رئیس کی حیثیت سے میکسیکو سٹی گئے ہوئے ہیں "پاکستان" پر تقریر نشر کرنے کی دعوت دی ہے۔ یہ تقریر کناڈا کے ملکی نیز سمندر پار کے پروگراموں میں سنائی جائے گی۔ میک گل یونیورسٹی مانٹریال کی کناڈین کلب نے بھی پروفیسر بخاری کو لیکچر دینے کی دعوت دی ہے۔ یہ کناڈا کی سب سے بڑی کلب ہے۔ پروفیسر بخاری نے دونوں دعوتوں کو قبول کر لیا ہے۔

کمیونسٹ ہر قسم کی جنگ کے مخالف نہیں ہیں

جائز اور "ناجائز" کا امتیاز

لندن ریڈیو (ڈاک سے) پیرس میں جو عالمگیر "امن" کانفرنس ہو چکی ہے۔ اس میں منظور شدہ قرار دادوں کے الفاظ خواہ کیسے ہی اچھے کیوں نہ ہوں۔ ان کے مطالب واضح ہیں۔ ہر قسم کی جنگ کی مذمت نہیں کی گئی کیونکہ جو کمیونسٹ "منصفانہ" لڑائیوں کے حامی ہیں۔ پیرس کانفرنس صرف "غیر منصفانہ" یا سامراجی جنگ کے خلاف ہے۔

کمیونسٹ اصول

جب سے بالشویک انقلاب ہوا ہے "منصفانہ" اور "غیر منصفانہ" جنگ میں امتیاز قائم ہے۔ سوویٹ یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی سرکاری تاریخ (مطبوعہ ماسکو ۱۹۴۳ء) کے صفحہ ۱۶۷ اور ۱۶۸ پر لکھا ہے:۔

"بالشویک ہر قسم کی جنگ کے خلاف نہیں ہیں وہ صرف فاتحانہ اور سامراجی لڑائیوں کے مخالف ہیں۔ بالشویکوں کی نظر میں جنگ دو قسم کی ہو سکتی ہے۔ الف "منصفانہ جنگ" وہ جنگ ہوتی ہے جو ملکوں کو فتح کرنے کی نیت سے نہیں بلکہ آزاد کرانے کی نیت سے کی جائے۔ جس میں غیر ملکی حملے سے عوام کو بچایا جائے۔ جس میں غلام بنانے کی کوششوں کو ناکام کیا جائے۔ جس میں سرمایہ دارانہ نظام کی غلامی سے عوام کو نجات دلانے کی سعی کی جائے یا سامراجی پنجے سے نوآبادیات کو نکالا جائے۔ ب۔ "غیر منصفانہ جنگ" وہ ہوتی ہے۔ جس میں دوسرے ملکوں اور قوموں کو فتح کر کے اپنا غلام بنایا جاتا ہے"۔

"بالشویک پہلی قسم کے جنگوں کے حامی ہیں۔ جہاں تک دوسری قسم کی جنگوں کا تعلق ہے۔ بالشویک چاہتے ہیں کہ ان کے خلاف انتہائی شدت سے جنگ کی جائے کہ انقلاب برپا کر کے اپنی سامراجی حکومت کا تختہ الٹ دیا جائے"۔

صلح پسندی کی مذمت

کریملن کے نزدیک یہ اصول ابھی اب درست ہے۔ اس سلسلہ میں ہنگری کے ایک بڑے کمیونسٹ رہنما کا ایک مضمون ثبوت کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے جو بوڈاپسٹ کے ایک اخبار میں چھپا ہے۔

ہنگری کے وزیر دفاع اور ورکرز پارٹی کے سیاسی بیورو کے رکن مسٹر فارکس نے ۱۱ اپریل کو بوڈاپسٹ کے ایک کمیونسٹ اخبار میں لکھا "ہم کمیونسٹ پارٹی کے اندر ایسے نعروں کی مذمت کرتے ہیں جن میں بلا تخصیص یہ کہا جاتا ہے کہ ہم کسی قسم کی جنگ نہیں چاہتے۔ آپ نے لکھا۔ بالشویک ہر قسم کی جنگ کے مخالف نہیں ہیں۔ وہ ہمیشہ آزادی کی "منصفانہ" لڑائیوں یا دفاعی جنگوں کے حامی چلے آتے ہیں۔ صرف ان جنگوں کی مخالفت کرنی چاہیئے۔ جن کا مقصد غلط یا دوسرے ملکوں کو فتح کرنا ہو"۔

ابھی پچھلے دنوں "پراودا" میں لینن کی تصنیفات کی تیسویں جلد کے نئے ایڈیشن پر ایک تبصرہ میں لینن کے اس مقالے کو دہرایا گیا کہ سرمایہ دار سوشلسٹ ریاست کے خلاف ہر قسم کی جنگ کو برباد کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس صورت میں جنگ ایک جائز اور منصفانہ اقدام ہو گا۔ "پراودا" نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ "منصفانہ" جنگوں پر لینن کے الفاظ اب تک صحیح ہیں۔ بلکہ موجودہ زمانے میں خاص طور درست نظر آتے ہیں۔

سادہ امتحان

بے شک یہ فیصلہ کریملن کے ہاتھ میں ہے۔ کہ کونسی جنگ جائز ہے اور کونسی ناجائز لیکن بیک وقت یہ حقیقت ہے کہ جو جنگ سوویٹ یونین اور کمیونزم کی حفاظت کے لئے لڑی جائے وہ جائز ہے۔ لیکن جو جنگ ان کے خلاف ہو وہ ناجائز ہے۔ روس بالکل غلط بنیاد پر دلائل کی تعمیر کرتا ہے۔ مثلاً وہ کہتا ہے کہ شمالی اوقیانوس کے معاہدے کا مقصد یہ ہے کہ سوویٹ یونین کے خلاف جارحانہ اقدام کیا جائے اور اسے وہ بے تکلفی سے "غیر منصفانہ جنگ" قرار دیتا ہے حالانکہ معاہدہ اوقیانوس ہر قسم کے جارحانہ اقدام کے مقابلے کی غرض سے تیاری کا مظہر ہے۔ پیرس کانفرنس ایسی ہی...

سول اینڈ ملٹری گزٹ کی اشاعت معطل کی جائے

بارہ اخبارات کا مطالبہ

لاہور ۶ رمئی۔ پاکستان کے بارہ اخبارات نے یہ مشترکہ اعلان شائع کیا ہے۔

سول ملٹری گزٹ نے ۵ رمئی کے پرچے میں صفحہ اول پر اپنے نامہ نگار مقیم نئی دہلی کی طرف سے ایک خبر میں خطرناک نوعیت کی کئی غلط بیانیاں کی ہیں۔ اس کے دو نمونے یہ ہیں۔

"غیر مصدقہ خبروں میں کہا گیا ہے کہ رائے شماری کا مسئلہ اب بالکل ختم ہو چکا ہے۔ اور موجودہ سکیم کی بنیاد پر سمجھوتے کی کوشش کی جائے گی"

اور

"دونوں مملکتوں کی حکومتیں فوجی ماہرین کی امداد سے اپنے موجودہ مقبوضات کی حد بندی کرنے کا کام شروع کرینگی"

سول ملٹری گزٹ نے ایک ایسے نامہ نگار کی بھیجی ہوئی خبر شائع کی ہے جو خود ہندوستان سے آمدہ پرائیویٹ معلومات پر انحصار کرتا ہے اور تسلیم کرتا ہے کہ یہ سب کچھ "غیر مصدقہ" ہے ہم ایڈیٹر سول کی طرح اخبار نویس ہونے کا دعوے کرتے ہوئے بلا تامل یہ اعلان کرتے ہیں کہ سول نے ایک ایسی خبر کی اشاعت سے اخبار نویسی کی معیاری اخلاقیات کی شدید خلاف ورزی کی ہے جس کی تصدیق کے فقدان کو وہ خود تسلیم کرتا ہے۔ پیشہ وارانہ غلط روی سے قطع نظر ہمارے خیال میں اس اخبار نے ریاست کے خلاف غداری کا ارتکاب کیا ہے۔ ہم جان بوجھ کر "غداری" کا لفظ استعمال کر رہے ہیں۔ کیونکہ پاکستان کے ذمہ دار رہنما کئی بار کہہ چکے ہیں اور یہ کہہ چکے ہیں کہ اگر وہ کسی صورت میں ریاست ...

کشمیر کی تقسیم کے سوال پر غور نہیں کریں گے۔ مسٹر مشتاق احمد گورمانی وزیر بے محکمہ جو کشمیر کے امور سے براہ راست تعلق رکھتے ہیں۔ ابھی کل کہہ چکے ہیں کہ پاکستان میں تقسیم کی تجویز پیش کرنا غداری کے برابر ہے۔ ان حقائق کے پورے علم کے باوجود "سول" نے نہ صرف تقسیم کی تجویز پیش کی بلکہ یہاں تک کہہ دیا کہ "موجودہ تقسیم کی بنیاد پر دو وزراء اعظم ہوا سے پر متفق ہو گئے ہیں" یہ خبر نہیں ہے بلکہ یہ ایک بیرونی حکومت کے اشارے پر دیدہ و دانستہ اور سوچ سمجھ کر کیا ہوا فضتہ کالم پروپیگنڈا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اس وقت اس قسم کی خبر اسی لئے شائع کی گئی ہے کہ پاکستان کے لوگوں میں خطرے اور مایوسی کا احساس پیدا کیا جائے۔ ایک ہندوستانی کی ملکیت میں ایک اخبار نے اس آزادی اظہار کا غلط استعمال کیا ہے جو اسے حاصل ہے۔ ہم پوری ذمہ داری کے ساتھ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ہمارے ملک اور ہمارے مفاد کے خلاف ان تجاویز کو نظر انداز کرنا ٹھیک نہیں۔ اور ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ گورنر پاک پنجاب سول اینڈ ملٹری گزٹ کے خلاف فوراً تعزیری کارروائی کریں اور ایک مناسب میعاد کے لئے اس کی اشاعت معطل کر دیں۔ اگر گورنر ایسا نہ کر سکیں۔ تو ہم گورنر جنرل سے مداخلت کی اپیل کرتے ہیں۔ انہیں اس کا اختیار حاصل ہے۔

یہ ایڈیٹوریل ڈان (انگریزی) اور جنگ (اردو) کراچی، پاکستان ٹائمز (لاہور) امروز (لاہور) نوائے پاکستان (لاہور) سندھ آبزرور (کراچی) الوحید (کراچی) انجام کراچی سفینہ (لاہور) نوائے وقت (لاہور)۔۔۔ میں آج بیک وقت شائع ہوا ہے۔